معاشرے پر ایسے بُرے اثرات پڑے کہ اُن کا نوٹس لیے بغیر چارہ نہیں:

ایک یہ کہ انگریزوں اور اہلِ مغرب کی فکر و دانش، اُن کی معاشرت اور اُن کی ثقافت کے لیے ہمارے ہاں مرعوبیت تیزی سے پھیلی اور وہ طبقہ پیدا ہوا جو "دیسی انگریز" کی حیثیت رکھتا ہے۔

دوسری یہ کہ سرسید کی تحریروں سے دینی اعتقادات، اُمورِ غیب، تاریخِ انبیاء، معجزات اور جہاد وغیرہ کے متعلق مسلمانوں میں ایک انحرافی نقطۂ نظر فروغ پانے لگا۔ جس کی انتہا اب بعض طبقوں کو الحاد اور سیکولرازم تک لے آئی ہے۔

مؤلفِ کتاب کا ذہن بڑا صحت مندانہ ہے کہ انھوں نے روشِ عام سے ہٹ کر سرسید کی متذکرہ دونوں کمزوریوں پر اپنے انداز میں تنقیدی گرفت کی ہے۔

اختلافِ امت اور صراطِ مستقیم | از جناب محمد یوسف لدھیانوی۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ، علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی۔ صفحات: ۲۴۰ ہدیہ بلاجلد ۱۶/- روپے

رسالہ بینات کا یہ خاص نمبر جو عنوانِ متذکرہ کا حصہ دوم ہے، مئی ۸۲ء کا شمارہ ہے۔ اس میں ایک طویل استفتاء کے جواب میں فاتحہ خلف الامام، آمین، رفع یدین، ترجیع اذان، افرادِ اقامت، تکبیراتِ عیدین، سجدۂ سہو، مسائلِ وتر، نماز جنازہ اور جمع فی السفر جیسے مسائل حنفی مسلک کے مطابق بیان کیے گئے ہیں۔

مگر جہاں اس خاص نمبر میں زورِ استدلال سے حنفی مسلک کو صحیح مسلکِ اعتدال ثابت کیا گیا ہے وہاں پورا زور اس بات پر بھی صرف کیا گیا ہے کہ اس طرح کے مسائل کا اختلاف چونکہ احادیث کی صحت و عدمِ صحت، اُن سے طریقِ اخذِ ہدایت و استنباطِ مسائل، اور ان کے ناسخ منسوخ ہونے سے ہے اور چونکہ صدرِ اوّل سے بعض اُمور میں اختلاف موجود ہے یا سنت ہی میں ایک سے زائد طریقوں پر چلنے کی گنجائش موجود ہے۔ اسی وجہ سے ان مسائل میں تشدد و تفریق روا نہیں۔ جو شخص کسی دوسرے فقہی مدرسۂ فکر سے متعلق ہے اور کوئی دوسرا مسلک سنت سمجھ کر اختیار کرتا ہے وہ بھی برحق ہے۔ اس نقطۂ نظر